

## 39443-پرده کی بنابر امتحانات میں فیل کردی جائیگی

سوال

میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے درج ذیل حالت میں کیا کرنا چاہیے:  
 ایک لڑکی جرمی میں رہتے ہوئے پرده کرتی ہے، لیکن مشکل یہ ہے کہ میڈیکل کالج کی سٹوڈنٹ ہونے کی بنابر اسے خدشہ ہے کہ کہیں امتحانات میں اس کی بنابر گراہی نہ دیا جائے، اسے کیا کرنا چاہیے؟ کیا وہ پڑھائی ختم ہونے کا نظر کرے؟  
 اللہ تعالیٰ آپ کو جدائے خیر عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

عورت کے لیے ابھنی اور غیر محروم مردوں کے سامنے پرده کرنا واجب ہے؛ اس کے دلائل بہت زیادہ اور سب کو معلوم ہیں، جس میں چند ایک ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کافرمان ہے:

[۱] اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اہنی بیویوں اور اہنی بیٹیوں اور مومنوں کی حورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اہنی چادر لٹکایا کریں، اس سے بہت جلاں کی شاخت ہو جایا کر گئی پھر وہ ستائی نہ جائیگی، اور اللہ تعالیٰ بخششہ والا ہمیان ہے۔ (الاحزاب 59).

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا:

[۲] اور آپ مومن حورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اہنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اہنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اہنی زینت کو ظاہرنہ کریں، سو اسے اسکے جو ظاہر ہے، اور اپنے گمراہوں پر اہنی اور ہنیاں ڈالے رہیں، اور اہنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہرنہ کریں، سو اسے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں پر کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھنوں کے، یا اپنے میل جوں کی حورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکرچاک مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو حورتوں کے پر دے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اسے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تاکہ تم نجات پا جاؤ۔ (النور 31).

اور حصول تعلیم کی محنت سے پرده اتنا ناجائز نہیں، کیونکہ یہ کوئی ایسی ضرورت نہیں جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ کو مباح کر دے، اس لڑکی کو چاہیے کہ وہ اپنے دین پر سختی عمل کرے، اور پرده کرنے پر قائم رہے، چاہے اس کی بنابر اسے تعلیم ادھوڑی ہجھوڑی پڑے۔

اسے یہ جان لینا چاہیے کہ جو کوئی بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتا ہے، اور اسے بچاتا ہے، اور جو کوئی بھی اللہ کا تقوی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے کام میں آسانی پیدا فرمادیتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے درج ذیل فرمان میں ہے:

[۳] اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کریگا اللہ تعالیٰ اس کے لیے نسلکنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیگا جاں سے اسے وہم و مگان بھی نہیں ہوگا، اور جو کوئی اللہ پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کافی ہو جاتا ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے ہی رہیگا، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر لکھا ہے۔ (الطلاق 2-3).

اور اس لذکی کو اس پر دہ کی بنا پر جواہیت و تکلیف پہنچ رہی ہے اور جو اس کے ساتھ مذاق کیا جاتا ہے اس پر اسے صبر کرنا چاہیے، اور اسے صبر کرتے ہوئے یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کے دین پر عمل کرنے اور کاربند رہنے والے کے لیے بہت زیادہ اجر و ثواب تیار کر کھا ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے:

" بلا شہہ تمہارے پیچے صبر کا دور آنے والا ہے، جس میں دین پر ثابت قدم اور کاربند رہنے والے کو تم میں سے بچا س شہیدوں کا اجر و ثواب حاصل ہو گا"

اسے طبرانی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2234) میں صحیح قرار دیا ہے۔

واللہ اعلم۔